SCHOLARLY RESEARCH JOURNAL
Tanāẓur
p-ISSN: 2790-8194
e-ISSN: 2790-8208
Volume 3, Issue 2 : Fall - 2022
A Publication of
Institute of Religioius Research & Perspectives
Lahore, Pakistan

میٹاایتھکس کے معروف مکاتب فکر اور ان کے دلائل: تجزیاتی مطالعہ

Title: **Arguments of Meta-Ethics's Schools of Thought :An Analytical Study**

Author (s): **Dr. Sajid Iqbal Sheikh*, Muhammad Idris****

Affiliation (s):
* Chairman Institute of Discourse Perspective, Pakistan
hafizsajidiqbal@gmail.com
** M.Phil. Scholar ITC, UMT, Lahore

History: **Received**: Jan 07, 2022, **Revised**: Mar 01, 2022, **Accepted**: April 14, 2022, **Available Online**: Jul 26, 2022

Citation: Sheikh, Dr. Sajid Iqbal and Muhammad Idris . " Arguments of Meta-Ethics's Schools of Thought: An Analytical Study ." *Tanāẓur* , 3, no.2 (2022): 49−80.

Copyright: © The Authors

Article QR

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

Homepage: http://tanazur.com.pk/index.php/tanazur/index

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

میٹاایتھکس کے معروف مکاتب فکر اور ان کے دلائل: تجزیاتی مطالعہ

Arguments of Meta-Ethics's Schools of Thought: An Analytical Study

Dr. Sajid Iqbal Sheikh
Chairman Institute of Discourse Perspective, Pakistan
hafizsajidiqbal@gmail.com

Muhammad Idris
M.Phil. Scholar ITC, UMT, Lahore

Abstract

There are two types of moral systems in the philosophical world at the moment, one is the system that divinity brought to us, which we call the inspired moral system and the non-inspired moral system, Meta-Ethics, which is defined as uninspired ethics, mainly consists of two types, Virtue Ethics and Conduct Ethics. Next to Conduct Ethics, there are two types, one is Teleological Ethics. Says, which declares every action as morally correct which results in pleasure, happiness and benefit. All uninspired moral systems are inventions of the human mind. They are flawed and imperfect as they are concerned with happiness, pleasure and profit as well as discussion of selfishness and selfishness. This research paper discusses the foundational concepts of Meta-Ethics and its different types and its analysis in the context of religious theology.

Keywords: Meta-Ethics, Philosophy, or ethics, Formulation of morality, Virtue Ethics, Deontological Ethics, Hedonism, Utilitarianism

1. تعارف

میٹا ایتھکس اخلاق فلسفے یا اخلاقیات کی ایک شاخ ہے، جو اخلاقی طور پر صحیح اور غلط کے معیار سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں اخلاقی قوانین کی تشکیل بھی شامل ہے جسکے براہ راست اثرات ہیں، انسانی اعمال پر، اداروں پر، طرز زندگی پر کہ وہ کیسے ہونے چاہیے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> *"Meta ethics, that branch of moral philosophy, or ethics, concerned with criteria of what is morally right and wrong. It includes the formulation of moral rules that have direct implications for what human actions, institutions, and ways of life should be like."*[1]

مندرجہ بالا تعریف سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ میٹا ایتھکس اخلاقیات کی ایک ایسی قسم ہے جس میں اخلاقی بنیادوں کو یا اخلاقی اصولوں کو زیر بحث لایا جاتا ہے جس پر کوئی بھی نظریہ قائم و دائم ہوتا ہے۔

1.2 میٹا ایتھکس کے معروف مکاتب فکر

بنیادی طور پر میٹا ایتھکس کے دو معروف مکاتب فکر ہیں۔ایک ورچو ایتھکس (Virtue Ethics) اور دوسرا کنڈکٹ ایتھکس (Conduct Ethics)۔ کنڈکٹ ایتھکس کی آگے دو قسمیں ہیں، ایک ٹیلیولوجیکل ایتھکس (Teleological Ethics) اور دوسرا ڈینٹولوجیکل ایتھکس (Deontological athics)۔ اور ٹیلیولوجیکل ایتھکس کی بھی آگے تین اقسام ہیں، ایگوازم (Egoism) ہیڈونزم (Hedonism)، یوٹیلیٹیریزم (Utilitarianism)۔ آگے ان کی تفصیلات ذکر کی جائیں گیں۔

1.2.1 ورچو ایتھکس

ورچو ایتھکس ایک ایسا نظریہ اخلاق ہے، جس کی بنیاد کچھ اقدار پر ہے۔ اگر کسی شخص میں وہ اقدار موجود ہیں تو اس کا ہر کام اخلاقی طور پر صحیح کہلائے گا۔ اس کو پیش کرنے والے تین یونانی فلسفی ہیں۔ افلاطون، ارسطو اور سقراط۔ افلاطون کے نزدیک وہ خصوصیات یا اقدار چار ہیں۔ عقل، عدل و انصاف، ہمت و بہادری، اور صبر۔ ارسطو کے نزدیک وہ قدر متوسط راہ اپنانا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ہر عمل میں درمیانی راہ اپناتا ہے، اور اسی کو اپنا وطیرہ بنائے

---

[1] Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "metaethics." Encyclopedia Britannica, May 21, 2020. https://www.britannica.com/topic/metaethics.

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

رکھتا ہے، تو اس شخص کا ہر کام اخلاقی طور پر صحیح کہلائے گا۔ اسی طرح سقراط کے نزدیک وہ قدر علم ہے۔ اس کے نزدیک ایک عالم کوئی بھی کام کرتا ہے وہ اخلاقی طور صحیح ہو گا۔

بار بارا اور اینڈریو فیالا ورچو ایتھکس کے بارے میں لکھتے ہیں:

ورچو ایتھکس اخلاقیات پر مختلف انداز میں توجہ مبذول کرتی ہے۔ پوچھتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور ہمیں کیسا ہونا چاہیئے؟ ورچو ایتھکس کا تعلق ان خصلتوں، عادات، رجحانات اور مزاج سے ہے جو انسان کو اچھا بناتے ہیں۔ جب مذکورہ بالا تمام یا کچھ خصلتیں کسی شخص میں نشوونما پاتی ہیں، تو وہ شخص ہیرو کے طور پر یا ایک بزرگ کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔[2]

گے ایکسٹیل اور فلپ اولسن رقمطراز ہیں:

> *"Virtue ethics is an approach emphasizing the centrality of the role of character traits (virtues), the possession of which is needed for persons to be good and live well."*[3]

ورچو ایتھکس ایک نقطہ نظر ہے جو کردار کی خصوصیات (خوبیوں) کی مرکزیت پر زور دیتا ہے، جو افراد کے اچھے اور اچھے رہنے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں کچھ اس طرح درج ہے:

> *"Virtue ethics, Approach to ethics that takes the notion of virtue as fundamental. Virtue ethics is primarily concerned*

---

[2] *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 156*

[3] *Guy Axtell and Philip Olson, Recent work in applied virtue ethics, American Philosophical Quarterly, volume 49, Number3, July 2012.*

with traits of character that are essential to human flourishing, not with the enumeration of duties.”[4]

ورچو ایتھکس، اخلاقیات کی وہ اپروچ ہے جو خوبی کے تصور کو بنیادی حیثیت دیتا ہے۔ ورچو ایتھکس بنیادی طور پر اس خصوصیت کے خصائل سے وابستہ ہیں جو انسان کے پنپنے کے لئے ضروری ہیں، فرائض کی گنتی کے ساتھ نہیں۔

گارڈن پی لکھتے ہیں:

“Virtue ethics began with Socrates, and was subsequently developed further by Plato, Aristotle, and the Stoics.”[5]

1.4 ٹیلیولاجیکل ایتھکس

ٹیلیولوجیکل ایتھکس ایک ایسا نظریہ ہے، جو انجام کو مد نظر رکھتا ہے۔ اور خوشی اور فائدے کو اخلاقی انجام قرار دیتا ہے۔ یعنی صرف وہی کام اخلاقی طور پر صحیح ہو گا جس کا انجام خوشی یا کوئی اور فائدہ ہو۔ اب آگے ٹیلیولوجیکل ایتھکس کی چند تعریفات ذکر کی جاتی ہیں۔

1) پیٹر بیرون تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

“Teleological ethics is the ethics of ends or purposes of actions (telos = end). What we ought to do (the right) is based on the goodness of the end we aim for (the good). The motive for our action, the idea of law or duty so important to deontological ethics are things irrelevant to the

---

[4] *Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "Virtue ethics." Encyclopedia Britannica, June 9, 2017. https://www.britannica.com/topic/virtue-ethics.*

[5] *Gardner, P “A virtue ethics approach to moral dilemmas in medicine” Journal of Medical Ethics, see at: https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC1733793/*

idea of goodness. What matters is what we desire as the end. These theories are theories of the pursuit of rational desire - the ends that reasonable people really want.''[6]

ٹیلیولوجیکل ایتھکس اخلاقیات جو اعمال کے انتہا اور مقاصد سے متعلق ہے۔ ہمیں جو کرنا چاہیے وہ انجام کی نیکی پر مبنی ہے جس کا ہم مقصد رکھتے ہیں۔ ہمارے عمل کا محرک قانون یا فرض کا احساس ڈینٹولوجیکل اخلاقیات کے لیے ابڑی اہمیت کی حامل چیزیں ہیں جو نیکی کے خیال کے متعلق نہیں ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ہم اختتام کے طور پر کیا چاہتے ہیں۔ یہ نظریات عقلی خواہش کے حصول کے نظریات ہیں۔ یہ وہ انجام ہے جو معقول لوگ واقعی چاہتے ہیں۔

2) Lisa Sowle Cahil رقمطراز ہیں:

"The term "teleology" and "deontology" were first paired and contrasted in 1930 By C.D Broad, according to Broad, deontological Theories hold that it would always be right (or wrong) no matter its consequence might be.[7]

3) ایڈورڈ ریجس لکھتے ہیں:

facione, scherer اور attiq اخلاقی ایگوازم کی تعریف کرتے ہیں "یہ وہ نظریہ ہے کہ انسانی طرز عمل صرف ذاتی مفاد پر مبنی ہونا چاہئے" اسی طرح کی تعریفیں دوسروں نے دی ہیں: ہر آدمی کو اپنے ہی مفاد کو دیکھنا چاہئے۔ ہر کسی کو صرف اپنی فلاح و بہبود کے بارے میں فکر کرنی چاہئے"۔ "میرا واحد فرض صرف اپنے مفاد کو فروغ دینا

---

[6] *Peter Baron, Utilitarianism and Situation Ethics, As Religious Studies: teleological Ethics, Published: Induct learning Ltd trading as pushmepress.com, 2012, p 05*

[7] *Lisa Sowle Cahill, Teleology Utilitarianism and Christian Ethics, Boston College p 602*

ہے"۔ اور "ہر کسی کو صرف اپنے مفادات کے لیے کام کرنا چاہئے"۔ اسی طرح کے تصورات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بلاشبہ ایگوازم کی بنیادی تعریف کی خصوصیت "اپنے مفادات کی فکر ہے۔[8]

1.6.1 اخلاقی ایگوازم کی شرائط

ایڈورڈ ریجس اس کی تین شرائط لکھتے ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

"As a result, a key question is whether it is possible to come up with a definition of egoism that captures a distinct ethical viewpoint while still acknowledging such restrictions. To be properly classified as egoistic, such a definition must meet three conditions: (a) it must emphasis the pursuit of self-interest; (b) it must not require such pursuit to be exclusive or only end of action, nor that one perform all actions that might be in one's interest (satisfaction of this condition would make possible the introduction of Constraints against conduct harmful to others and (c) it must deny that positive activity for the good of others is morally required; this criterion distinguishes egoism from other ethical theories that allow self-interested action but require action for the good of others."

---

[8] *Regis, Edward. "What Is Ethical Egoism?" Ethics 91, no. 1 (1980): 50-62. Accessed August 4, 2021. http://www.jstor.org/stable/2380370.*

ایک اہم سوال یہ ہے کہ کیا ایگوازم کی تعریف پیدا کرنا ممکن ہے جو ایک مخصوص اخلاقی مقام کو بیان کرتی ہے اور اس کی مشکلات کو تسلیم بھی کرتی ہو۔ اس طرح کی تعریف تین شرائط کو پورا کرتی ہے: (الف) اسے مفادات کے حصول پر زور دینا چاہیئے۔ (ب) اس بات کا تقاضا نہیں کیا جانا چاہیئے کہ اس طرح کا تعاقب صرف عمل کا اختتام یا ختم ہونا ہے اور نا ہی وہ تمام اعمال انجام دیں جو کسی کے بہترین مفاد میں ہوں۔ (اس طرح کی شرط دوسرے کے لیے نقصان دہ طرزِ عمل کے خلاف رکاوٹوں کو ممکن بنائے گی) (ج) اس سے انکار کرنا چاہیے کہ دوسروں کی بھلائی کے لیے مثبت عمل اخلاقی طور پر واجب ہے۔

"Several definitions of egoism meet conditions 'a' and 'b' Sidgwick, for example, describes egoism as requiring "The adoption of his own greatest happiness as the ultimate end of each individual's actions." And here he is followed by Moore: "Egoism is the doctrine which holds that each of us ought to pursue our own greatest happiness or our ultimate end."[9]

ایگوازم کی کئی تعریفیں الف اور ب شرائط کو پورا کرتی ہیں مثال کے طور پر Sidgwick ایگوازم کو بیان کرتا ہے کہ "ہر فرد کے اعمال کے حتمی اختتام کے طور پر اس کی اپنی سب سے بڑی خوشی کو اپنانا" اور اس کی پیروی کرتے ہوئے مور (moore) نے کہا: ایگوازم وہ نظریہ ہے جس کے مطابق ہم میں سے ہر ایک کو اپنی سب سے بڑی خوشی یا اپنے حتمی انجام کی پیروی کرنی چاہیے۔

"On the other hand, there are concepts that satisfy c, such as "Ethical egoism is the belief that one should never, in general, sacrifice one's own benefit

[9] *Regis, Edward. "What Is Ethical Egoism?" Ethics 91, no. 1 (1980): 50-62. Accessed August 4, 2021. http://www.jstor.org/stable/2380370.*

for the good of others." "Ethical egoism is the perspective that holds both that one should pursue one's well-being and happiness, and that one has no unchosen moral obligation or duty to serve the interests of others," I suggest as a definition that meets all three characteristics.''[10]

دوسری طرف ایسی تعریفیں ہیں جو (ج) شرط کو پورا کرتے ہیں، مثال کے طور پر "اخلاقی ایگوازم یہ نظریہ ہے کہ ایک اصول کے طور پر دوسروں کی خاطر اپنے مفاد کو قربان نہیں کرنا چاہیے "۔ ایک تعریف کہ جو تینوں شرطوں کو پورا کرتی ہے، میں پیش کرتا ہوں "اخلاقی ایگوازم وہ نظریہ ہے کہ صرف اپنی فلاح و بہبود اور خوشی کی تلاش کی فکر کرنی چاہیے، اور یہ کہ اس کی کوئی اخلاقی ذمہ داری یا فرائض نہیں ہیں کہ دوسروں کے مفادات کی خدمت کی جائے"۔

1.6.2 اخلاقی ایگوازم کے دلائل:

1) رابرٹ شیور اسٹینڈ فورڈ انسائیکلوپیڈیا آف فلاسفی میں اخلاقی ایگوازم کے دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

یقیناً اخلاقی ایگوازم اور معیاری اخلاقی نظریات کے درمیان فرق کو اخلاقی ایگوازم کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اخلاقی انا پرست ایگوازم کو دوسرے اخلاقی نظریات سے افضل سمجھتا ہے۔ چاہے وہ برتر ہو اس کے حق میں دلائل کی طاقت پر منحصر ہے۔ دو دلائل مقبول ہیں۔

پہلا: کوئی اخلاقی نظریہ کے لیے بحث کر سکتا ہے جیسا کہ کوئی سائنسی نظریہ کے لیے دلیل دیتا ہے، یہ ظاہر کرکے کہ یہ ثبوت کے لئے بہترین ہے۔ اخلاقی نظریات کے معاملے میں، دلائل عام طور پر ہمارے انتہائی پر اعتماد عام فہم اخلاقی فیصلے سمجھے جاتے ہیں۔ ایگوازم ان میں سے بہت سے میں فٹ بیٹھتی ہے، جیسا کہ عام حالات میں تعاون کے تقاضے یہ کچھ فیصلوں میں افادیت پسندی سے بہتر طور پر کسی کو اچھا رکھنے کی اجازت دیتا ہے، جیسے

---

[10] *Regis, Edward. "What Is Ethical Egoism?" Ethics 91, no. 1 (1980): 50-62. Accessed August 4, 2021. http://www.jstor.org/stable/2380370.*

نوکری اپنے لیے، یہاں تک کہ اگر کسی اور کو بھلائی دینا ہے اس کی قدرے زیادہ مدد کرے گا، اور یہ اس بصیرت کو اپناتا ہے کہ مجھے دوسروں کو میرا استحصال کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دوسرا: اخلاقی نظریہ کے لیے یہ ظاہر کرکے دلیل دے سکتا ہے کہ یہ خاص طور پر اخلاقی خیالات سے متاثر ہوتا ہے، محرکات کے حقائق کے بارے میں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اخلاقی فیصلے عملی ہونے چاہئیں، یا انہیں کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کے قابل۔ اگر نفسیاتی ایگوازم درست ہوتی تو اس سے اخلاقی فیصلے ایگوازم تک محدود نہ ہو جاتے۔ دیگر اخلاقی فیصلوں کو خارج کر دیا جائے جاتا کیونکہ کسی کو بھی ان پر عمل کرنے کی ترغیب دینا نا ممکن ہے۔[11]

2) ڈیرن کرافورڈ گیٹس اپنے مضمون *Self-Interest, Ethical Egoism, and the Restored Gospel.* میں ایگوازم کے چند دلائل لکھتے ہیں:

> *"Some arguments begin with the fact that self-interest is strong in most everyone and conclude with claim that if everyone takes care of his or her own interest exclusively, then we would all be better off.Another argument is presented by Ayn Rand, "Ethical egoism is the only moral theory that takes seriously that value of the human individual." The argument says "If we value the life of the individual, that is, if the individual has worth, then we must agree that this life is of supreme importance." The argument runs: "If you are morally required to do something, then you*

[11] *Shaver, Robert, "Egoism", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Spring 2019 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = https://plato.stanford.edu/archives/spr2019/entries/egoism/. Cited on Sunday, February 12, 2023*

have a good reason to do it. If there is a good reason to do something, then doing it must advance your interests. Therefore, if you are morally required to do something, then it must advance your interests.''[12]

کچھ دلائل اس حقیقت سے شروع ہوتے ہیں کہ زیادہ تر اشخاص میں خود غرضی کا داعیہ مضبوط ہوتا ہے اور وہ اپنے دعوے کو اس پر ختم کرتے ہیں کہ اگر ہر کوئی اپنے مفاد کا خصوصی طور پر خیال رکھے تو ہم سب بہتر ہو جائیں گے۔ایک اور دلیل Ayn Rand نے پیش کی ہے کہ ، اخلاقی ایگوازم وہ واحد اخلاقی نظریہ ہے جو انسان کی انفرادیت کی قدر کو سنجیدگی سے لیتا ہے۔دلیل میں کہا گیا ہے کہ "اگر ہم فرد کی زندگی کی قدر کرتے ہیں، یعنی اگر فرد کی قیمت ہے تو ہمیں اس بات پہ بھی اتفاق کرنا چاہیے کہ یہ زندگی انتہائی اہمیت کی حامل ہے"۔اور دلیل یہ ہے کہ:"اگر آپ کو اخلاقی طور کچھ کرنے کی ضرورت ہے، تو آپ کے پاس اسے کرنے کی ایک وجہ ہونی چاہیے۔اگر کچھ کرنے کی کوئی اچھی وجہ ہے، تو اسے کرنا آپ کے مفادات کو آگے بڑھانا ہو گا۔لہٰذا اگر آپ کو اخلاقی طور پر کچھ کرنے کی ضرورت ہے تو اسے آپ کے مفادات کو آگے بڑھانا چاہیے۔

ایگوازم کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ اخلاقی ایگوازم خود آگاہی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ذاتی بہتری کے مزید مواقع ملتے ہیں۔ہر ایک کو اپنے لیے کچھ فراہم کرنے کے مواقع ملتے ہیں۔اخلاقی ایگوازم لوگوں کو خود کی دیکھ بھال کے معاملات کو نافذ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔اخلاقی ایگوازم پر عمل درآمد ہوتے وقت کوئی بھی آپ کے ساتھ ہیرا پھیری نہیں کرسکتا۔معاشرے میں ترقی ہو جائے گی جب اخلاقی ایگوازم کو اختیار کیا جائے گا۔

2. افادیت پسندی (Utilitarianism)

1) باربارا اور اینڈریو فیالا افادیت پسندی کے تعارف میں لکھتے ہیں:

افادیت پسندانہ اخلاقی نظریے کی تشکیل جیریمی بینتھم (1748-1832) اور جان سٹورٹ مل (1806-1873) کی تحریروں سے کی جاتی ہے۔جیری بینتھم ایک امریکی نژاد اور قانون کا طالبعلم اور معاشرے اور قانون کی بنیاد

---

[12] *Gates, Darin Crawford. "Self-Interest, Ethical Egoism, and the Restored Gospel." BYU Studies Quarterly 52, no. 2 (2013): 151-76. Accessed August 6, 2021.* http://www.jstor.org/stable/43039915.

پرست تحریک کے رہنما تھے جس کی بنیاد افادیت پسندی پر تھی۔ اس کا بنیادی شائع شدہ کام "اخلاقیات اور قانون سازی کا تعارف (1789) تھا۔ عنوان اس کے مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے: قانون کی تشکیل اور نظرِ ثانی کے لیے رہنمائی کے طور پر وہی اصول اور اخلاقیات کی بنیاد فراہم کرتے ہیں، اختیار کیے جائیں۔[13]

آگے لکھتے ہیں:

افادیت پسندی کے بنیادی اصول کو افادیت کا اصول یا خوشی کا سب سے بڑا اصول کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ جان اسٹورٹ مل نے اس کی وضاحت کی: "اعمال اس تناسب میں صحیح ہیں جتنے وہ خوشی کو فروغ دیتے ہیں، غلط ہیں جب وہ خوشی کے برعکس پیدا کرتے ہیں" افادیت پسندی نتیجہ خیزی (consequentialism) کی ایک شکل ہے۔ یہ اعمال کے نتائج پر فوکس کرتی ہے۔ ایگوازم بھی نتیجہ خیزی (consequentialism) کی ایک شکل ہے۔ لیکن ایگوازم کے برعکس، افادیت پسندی ایک عمل سے متاثر ہونے والے تمام افراد کے نتائج پر فوکس کرتی ہے۔[14]

2) برائن ڈیوگنن، انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں اس کی تعریف میں لکھتے ہیں:

> *"Utilitarianism is an attempt to provide a practical answer to the question, "What should a person do?" The solution is that one should act in such a way that maximises happiness or pleasure while minimising misery or suffering."*[15]

[13] *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 96*

[14] *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 97*

[15] *Duignan, B. and West, . Henry R.. "Utilitarianism." Encyclopedia Britannica, March 2, 2021. https://www.britannica.com/topic/utilitarianism-philosophy. Accessed 02 September 2021.*

افادیت پسندی اس عملی سوال کا جواب فراہم کرنے کی کوشش ہے کہ "ایک شخص کو کیا کرنا چاہیئے؟"اس کا جواب یہ ہے کہ ایک شخص کو ایسا کرنا چاہیئے تا کہ لذت اور خوشی کو زیادہ سے زیادہ کیا جائے اور غم اور تکلیف کو کم سے کم کیا جائے۔

3)مارک ڈموک اور اینڈریو فشر اس کی تعریف میں رقمطراز ہیں:

> *"Utilitarianism, as a metaethical theory, proposes that we can determine what is morally right or wrong by assessing which of our future probable acts promotes such goodness in our lives and in the lives of others.*[16] *"*

ایک اخلاقی اصول کے طور پر، افادیت پسندی تجویز کرتا ہے کہ ہم یہ فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اخلاقی طور پر کیا صحیح ہے یا اخلاقی طور پر کیا غلط ہے، اس بات کا اندازہ لگا کر کہ ہمارے مستقبل میں کون سے ممکنہ اقدامات ہماری زندگیوں اور لوگوں کی زندگیوں میں اس طرح کی بھلائی کو فروغ دیتے ہیں۔

2.1افادیت پسندی کے دلائل:

1)برائن ڈیوگنن، انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں افادیت پسندی کے دلائل نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بینتھم(Bentham)اور مل(Mill)دونوں کا خیال تھا کہ انسانی اعمال مکمل طور پر خوشی اور درد سے متاثر ہوتے ہیں، اور مل نے اس محرک کو اس دلیل کے بنیاد کے طور پر دیکھا کہ کیونکہ خوشی انسانی عمل کا واحد حدف ہے، خوشی کا فروغ وہ پیمانہ ہے جس کے ذریعے تمام انسانی رویے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔[17]

2)افادیت پسندی کی سب سے مشہور دلیل جان اسٹورٹ مل کا ثبوت ہے۔اور اس کے تین مراحل ہیں:

---

[16] *Dimmock, Mark, and Andrew Fisher. "Utilitarianism." In Ethics for A-Level, 11-29. Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017. Accessed July 17, 2021. http://www.jstor.org/stable/j.ctt1wc7r6j.5.*

[17] *Duignan, B. and West, Henry R. "Utilitarianism." Encyclopedia Britannica, March 2, 2021.* *https://www.britannica.com/topic/utilitarianism-philosophy*.

پہلا مرحلہ قارئین کو مشورہ دیتا ہے کہ اگر وہ اپنی خواہشات سے مشورہ کریں تو وہ دیکھیں گے کہ انہیں خوشی مطلوب ہے۔دوسرا مرحلہ دعویٰ سے کچھ بڑھ کر ہے۔ایک اہم حوالے میں، ہم شواہد کے پیچھے جو مفروضہ دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ: ایک فرد کسی خاص عمل سے جتنی زیادہ خوشی حاصل کر سکتا ہے، اسے انجام دینے کی وجہ اتنی ہی مضبوط ہوتی ہے۔ایگوازم کے حامی اس سے انکار کریں گے، لیکن اس سے گیند ان کے کورٹ میں واپس آجاتی ہے۔آخری مرحلے کا انحصار ایک بار پھر خودشناسی پر ہے، اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ آخر میں صرف خوشگوار حالات ہوں۔اسی لیے نیکی کی خواہش کو بھی خوشی کی خواہش کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، چونکہ ہم جو چاہتے ہیں وہ عمدہ طور پر کام کرنے یا اپنی خوبی پر غور کرنے کی خوشی ہے۔مل کے مخالفین کو شبہ ہے خودشناسی سے مختلف نتائج برآمد ہو سکتے ہیں[18]

3) پیٹر بیرون لکھتے ہیں:

> *"Rule utilitarian such as Mill argue that some rules are necessary to protect our security and welfare, rules such as the right to a fair trial, or freedom of speech. Rather than focus on an individual action, rule utilitarian place the stress on rules that generally promote happiness.[19]"*

> قاعدہ افادیت پسند، جیسے مل کا استدلال ہے کہ ہماری حفاظت اور فلاح وبہبود کے تحفظ کے لیے کچھ اصول ضروری ہیں، قوانین جیسے منصفانہ مقدمے کا حق، یا اظہارِ رائے کی آزادی۔انفرادی عمل پر مرکوز کرنے کے بجائے، ایسے افادیت پسند قوانین پر زور دینا چاہیے جو عام طور پر خوشی کو فروغ دیتے ہیں۔

---

[18] *Chappell, Tim and Roger Crisp. Arguments for utilitarianism. Utilitarianism, 1998, doi:10.4324/9780415249126-L109-1. Routledge Encyclopedia of Philosophy, Taylor and Francis, https://www.rep.routledge.com/articles/thematic/utilitarianism/v-1/sections/arguments-for-utilitarianism.*

[19] *Peter Baron, Utilitarianism and Situation Ethics, As Religious Studies: teleological Ethics, published: Induct learning Ltd trading as pushmepress.com, 2012, p 11*

4)مارک ڈموک اور اینڈریو فشر دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:
بینتھم کے لیے صرف ایک چیز ہے جو زندگی، واقعے یا عمل کی قدر و قیمت کا تعین کرتی ہے، اس زندگی میں موجود خوشی کی مقدار، یا اس واقعے یا عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خوشی کی مقدار ہے۔جب افادیت پسندی (utilitarianism) کو پہلی بار سمجھتے ہیں تو، یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ اصطلاح "افادیت" سے کیا مراد ہے۔ بینتھم نے اسے کسی بھی چیز کی خصوصیت کے طور پر بیان کیا ہے، وہ اصول جو خوشی، اچھائی یا بھلائی کو پیدا کرے یا نقصان، درد، برائی اور غم کو روکے۔اسی طرح افادیت پسندی کو فروغ دیا جاتا ہے جب خوشی کو فروغ دیا جائے اور غم سے احتراز کیا جائے۔ افادیت پسندی کی اس تفہیم کو ذہن رکھتے ہوئے، بینتھم مزید وضاحت کرتا ہے: اس رجحان کے مطابق افادیت کے اصول سے مراد وہ اصول ہے جو عمل کی منظوری یا تردید کرتا ہے۔[20]

3. ڈینٹولوجیکل ایتھکس

1)باربارا اور اینڈریو قمطراز ہیں:

"The easiest way to define Kant's ethical theory is to call it a deontological theory. Duties, obligations, and rights are the emphasis of deontological ethics. The utilitarian philosopher Jeremy Bentham developed the term deontological, which he defined as "knowledge of what is good or proper."[21]

---

[20] *Dimmock, Mark, and Andrew Fisher. "Utilitarianism." In Ethics for A-Level, 11-29. Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017. Accessed July 17, 2021. http://www.jstor.org/stable/j.ctt1wc7r6j.5.*

[21] *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 115*

Tanazur
جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

کانٹ کا نظریہ اخلاق ڈینٹولوجی کہلاتا ہے۔ڈینٹولوجیکل ایتھکس فوکس کرتا ہے فرائض، ذمہ داریوں اور حقوق پر۔ڈینٹولوجیکل کی اصطلاح افادیت پسند فلسفی جیریمی بینتھم نے وضع کی تھی۔ جس نے اسے " صحیح اور مناسب علم " قرار دیا ہے۔

2) آگے لکھتے ہیں:

> *"Deontological theories prioritize the right over the good, which means that they highlight right actions and right intents while downplaying the value of the goods or benefits that these activities bring."*[22]

ڈینٹولوجی نظریات اچھے ہونے پر اور حق پر ہونے کو ترجیح دیتے ہیں، جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ ڈینٹولوجی فوکس کرتا صحیح اعمال اور صحیح ارادے پر، جبکہ ان اعمال سے پیدا ہونے والی چیزوں یا فوائد کی اہمیت کو کم کردیتا ہے۔

3) آگے مزید لکھتے ہیں:

> *"Kant believed that an act is morally valuable only if it is performed with the correct purpose or motive. According to Kant, the only thing that is always good is a good will. Everything else requires a strong will to succeed. Intelligence, wit, and emotional control may all be wicked and utilized for evil ends if they are not employed with the best of intentions."*[23]

---

[22] *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 115*

[23] *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016, P 117*

کانٹ کا خیال تھا کہ اعمال کی قیمت اسی صورت میں ہوتی ہے جب وہ صحیح نیت یا مقصد کے ساتھ کیا جائے۔ کانٹ لکھتا ہے کہ صرف ایک چیز جو غیر مشروط طور پر اچھی ہے وہ نیک نیتی ہے۔ تمام چیزوں کو اچھا بنانے کے لیے نیک نیتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیک نیتی کے بغیر، ذہانت، عقل اور جذبات پر قابو پانے جیسی چیزیں خراب ہو سکتی ہیں اور برے مقاصد کے لیے استعمال ہو سکتی ہیں۔

4)اسٹیفن ڈروال لکھتے ہیں:

"ڈینٹولوجیکل تھیوریز نتیجہ خیزی consequentialism کے ضد کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ نتیجہ اخذ کرنے والوں (consequentialist) کا خیال ہے کہ اخلاقی طور پر صحیح یا غلط ہونے کا انحصار اس بات پر ہے کہ کیا بہترین نتائج لائے گا"۔ [24]

5)انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا کچھ یوں رقمطراز ہیں:

فلسفے میں یہ اخلاقی نظریہ خصوصی تاکید کرتا ہے فرض اور انسانی اعمال کے کردار کے مابین تعلقات پر۔ Deontology کی اصطلاح یونانی لفظ "Deon" یعنی ڈیوٹی اور Logos یعنی سائنس سے ماخوذ ہے۔[25]

6)الیگزینڈر، لیری اور مائیکل مور لکھتے ہیں:

> *"Deontology is derived from the Greek words Deon (obligation) and science (or study) of duty (logos). Deontology is a type of metatheory in contemporary moral philosophy that deals with which choices are morally needed, banned, or acceptable. In other words, deontology*

Stephen Darwall, Deontology, Blackwell Publishing, p 10.[24]

Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "Deontological[25] *ethics." Encyclopedia Britannica, May 21, 2020. https://www.britannica.com/topic/deontological-ethics.*

is a moral theory that guides and evaluates our decisions about what we should do.''[26]

لفظ Deontology یونانی لفظ Deon یعنی (ڈیوٹی) اور Logos یعنی (سائنس یا مطالعہ) سے ماخوذ ہے۔ معاصر اخلاقی فلسفے میں ڈینٹولوجی میٹا ایتھکس کی ان اقسام کی تھیوریز میں سے ہے کہ کون سا انتخاب اخلاقی طور پر مطلوب ہے، منع کرنے میں یا اجازت دینے میں۔ دوسرے لفظوں میں ڈینٹولوجی اخلاقی نظریات کے اس دائرے میں آتا ہے جو ہمارے انتخابوں میں رہنمائی بھی کرتی ہے اور تجزیہ بھی کرتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

7) انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا لکھتا ہے کہ:

``A morally excellent action is regarded morally good in deontological ethics because of some attribute of the activity itself, not because the action's output is morally good. According to deontological ethics, at least some actions are ethically required regardless of the consequences for human flourishing.''[27] *``Immanuel Kant, the 18th-century German pioneer of critical philosophy, was the first prominent philosopher to formulate deontological principles. Nothing is good without qualification, according to Kant, except a good will, which is defined as a will to act in accordance*

---

26 Alexander, Larry and Michael Moore, "Deontological Ethics", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Summer 2021 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = <https://plato.stanford.edu/archives/sum2021/entries/ethics-deontological/>.

[27] *Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "Deontological ethics." Encyclopedia Britannica, May 21, 2020. https://www.britannica.com/topic/deontological-ethics.*

with the moral law and out of respect for that law rather than out of natural inclinations."[28]

ڈی آنٹالوجیکل اخلاقیات میں، عمل کو اخلاقی طور پر اچھا تصور کیا جاتا ہے، عمل کی خود ہی خصوصیات کی وجہ سے نہ کہ اس عمل کی پیداوار کے اچھے ہونے کی وجہ سے۔ڈینٹولوجیکل ایتھکس کا خیال ہے کہ انسانی فلاح وبہبود کے ان نتائج کے قطع نظر کم از کم کچھ اچھے کام اخلاقی طور پر لازم ہیں۔ڈینٹولوجی اصولوں کی وضاحت کرنے والے پہلے عظیم فلسفی ،اٹھارویں صدی کے جرمن تنقیدی فلسفہ کے بانی، عمانیل کانٹ تھے۔کانٹ کا خیال تھا کہ کچھ بھی بہتر نہیں ہے سوائے خیر سگالی کی اہلیت کے،اور خیر سگالی وہ ہے جو قدرتی مائل ہونے کے بجائے اخلاقی قانون کے مطابق اور اس قانون کا احترام کرنے کے لئے کام کرے۔

ڈینٹولوجی اخلاقیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈینٹولوجی ایک آفاقی اخلاقی نظریہ ہے جو اس بات پر غور کرتا ہے کہ کوئی عمل خود صحیح ہے یا غلط۔ڈینٹولوجسٹ دلیل دیتے ہیں کہ آپ کبھی نہیں جان سکتے کہ نتائج کیا ہوں گے اس لیے یہ فیصلہ کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا کہ نتائج پر مبنی کچھ اخلاقی ہے یا نہیں۔ آپ اسے متعدد طریقوں سے نتیجہ خیزی اور افادیت پسندی کے اضداد سمجھ سکتے ہیں۔ڈینٹولوجسٹ اخلاقی اصولوں کی دنیا میں رہتے ہیں: چوری کرنا غلط ہے، وعدوں کو نبھانا درست ہے۔ڈینٹولوجی کا تعلق نیتوں سے بھی ہے۔ اگر آپ نے اپنے عمل کے ذریعے اچھے کام کا ارادہ کیا ہے، تو عمل اچھا ہے،اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اصل میں اسے اس کے نتیجے میں کیا ہوا۔

3.1---ڈینٹولوجی اخلاقیات کے فوائد:

ڈینٹولوجی کے ماننے والوں کی نظر میں اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ جیسا کہ کچھ محققین نے ذکر کیا ہے۔
ڈینٹولوجیکل ایتھکس، نتیجہ خیزی (consequentialism) کے برعکس، ایجنٹوں کے لئے جگہ چھوڑتی ہے کہ وہ خاندانوں، دوستوں اور منصوبوں پر خصوصی توجہ دے سکتا ہے۔ڈینٹولوجیکل ایتھکس، نتیجہ خیزی کے حد سے زیادہ تقاضا کرنے والے اور اجنبی پہلوؤں سے گریز کرتی ہے اور ہمارے اخلاقی فرائض کے روایتی تصورات کے ساتھ موافقت رکھتی ہے۔ڈینٹولوجیکل تھیوریز سب سے مضبوط اور وسیع پیمانے پر مشترکہ اخلاقی بصیرت کا ذمہ دار ہونے

[28] *Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "Deontological ethics." Encyclopedia Britannica, May 21, 2020. https://www.britannica.com/topic/deontological-ethics.*

کا بڑا قاعدہ دیتا ہے، جو کہ ہمارے فرائض نتیجہ خیزی سے بہتر ہیں۔ آخر میں ڈینٹولوجیکل اخلاقیات، نتیجہ خیز اخلاقیات کے برعکس، یہ وضاحت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ کچھ لوگ اخلاقی حیثیت کیوں رکھتے ہیں۔[29]

ڈینٹولوجیکل ایتھکس تین اصول پیش کرتا ہے، جس پر اس نظریے کی بنیاد ہے۔ انہیں *Categorical Imperatives* کا نام دیا گیا ہے۔ یہ اصول ڈینٹولوجیکل ایتھکس میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔

1) پہلا اصول: *The First Formulation of the Imperative*

"Act only according to that maxim whereby you can at the same time will that it should become a universal law without contradiction."

صرف اس حد تک عمل کریں جس کے تحت آپ بیک وقت یہ کر سکیں تو یہ بغیر کسی تضاد کے ایک عالمی قانون بن جائے۔

2) دوسرا اصول: *The Second Formulation of the Imperative*

"Act in such a way that you treat humanity, whether in your own person or in the person of any other, never merely as a means to an end."

اس طریقے سے عمل کریں کہ انسانیت کے ساتھ حسن سلوک کریں، چاہے اپنی ذات کے ساتھ یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ، کبھی بھی محض اختتام کا ذریعہ نہیں۔

3) تیسرا اصول *The Third Formulation of the Imperative*

---

29 Alexander, Larry and Michael Moore, "Deontological Ethics", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Summer 2021 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = <https://plato.stanford.edu/archives/sum2021/entries/ethics-deontological/>.

“Therefore, every rational being must so act as if he were through his maxim always a legislating member in the universal kingdom of ends.”

لہذا ہر عقلی وجود کو اس طرح کام کرنا چاہئے جیسے وہ ہمیشہ عالمگیر سروں کے دائرے کا قانون ساز رکن ہو۔ اس اصول کا مطلب یہ کہ اس طرح کام کریں جیسے آپ کا عمل ایک آفاقی قانون کا حصہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں کوئی بھی کام یہ ذہن میں مستحضر رکھ کر کرنا چاہیئے کہ ہم ایک عالمگیر سوسائٹی کا حصہ ہیں۔

3.2---ڈینٹولوجی کے دلائل

کانٹ نے استدلال کیا ہے کہ اخلاقیات اور اخلاقی استدلال کو معقول بنانے میں انسانی صلاحیت شامل ہے۔ کانٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ اخلاقی فیصلوں کا تعلق ان چیزوں سے ہوتا ہے جو ہم اپنے عمل کے نتائج کے بجائے اپنے انتخابات اور اپنی مرضی سے اعمال کو اپنے کنٹرول میں لاسکتے ہیں، جسے ہم ہمیشہ کنٹرول نہیں کرسکتے۔ کانٹ کے مطابق، اخلاقی انتخاب اور اخلاقی اعمال کا ان اعمال سے بھی تعلق ہے جو تمام انسانوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ بہترین اخلاقی انتخاب وہ ہیں جو آپ دوسروں سے تعلق رکھتے ہیں کہ آپ کے لیے کریں، اور اپنے آپ کو اس سے مستثنیٰ نہیں سمجھتے۔ اخلاقی انتخاب دوسروں کا بھی بطور فرد احترام کرتے ہیں۔ لہذا ایک اخلاقی عمل کو ایک ایسے فعل سے تعبیر کیا جاسکتا ہے جو ایک ایسے اصولی نقطہ نظر سے کیا جاتا ہے، ایسا اصول جسے آپ دوسروں کو اخلاقی ایجنٹوں کے طور پر عزت دیتے ہیں۔ عصری اصطلاح میں، ایک اخلاقی عمل ایک ایسا فعل ہوگا کہ عقلی افراد اس کے صحیح ہونے پر متفق ہوں، جس کی آپ دوسروں سے توقع کریں گے، اور یہ کہ ایک عالمی طور پر قابل اطلاق قانون میں مجسم ہو سکتا ہوگا، اور لوگوں کا یکساں احترام کرتا ہوگا۔ کانٹ نے استدلال کیا کہ اخلاقی اصولوں میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ مثال کے طور پر جھوٹ کے تصور پر غور کریں۔ یہاں تک کہ کسی کے پاس جھوٹ بولنے کی اچھی وجہ ہو تو، کسی دوست کو جسمانی اذیت سے بچانے کے لیے، تو کانٹ پھر بھی کہتا ہے کہ جھوٹ بولنا غلط ہے، اس کے برعکس افادیت پسندی کہتا ہے کہ جھوٹ کے نتائج کی وجہ سے جائز قرار دیتا ہے، کانٹ دلیل دے سکتا ہے کہ کوئی بھی نتیجہ اخلاقی قانون کے ٹوٹنے کا جواز نہیں بن سکتا۔[30]

---

[30] *Freeman, R. & Werhane, Patricia & Sonenshein, Scott. (2008). A Note on Deontology. Cited on Sunday, February 12, 2023 url:*

3.3---ڈینٹولوجی کے کچھ اہم تصورات:

1)فرض (Duty):

"Kant's aim is to establish the supreme moral principle. He begins with the concept of "obligation," which, while an archaic term, has a familiar ring to it. Consider this scenario: your friend informs you that she is expecting a child, but she asks you to agree to keep her pregnancy a secret. This juicy morsel of gossip is on the tip of your tongue for the next few weeks, but you keep it to yourself because of your vow. There are certain tasks that we recognise as being demanded of us, regardless of what we (really) want to accomplish. This is what Kant means when he talks about obligation. However, this begs the question. What motivates us to do the right thing if not desires (even very strong desires)? Why, in our case, do we maintain our word despite our overwhelming temptation to gossip? "The good will," Kant responds".[31]

---

https://www.researchgate.net/publication/228180175_A_Note_on_Deontology

[31] *Mark Dimmock and Andrew Fisher, Ethics for A Level, Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017, p30*

کانٹ مخصوص حالات پر علمی مشورے نہیں دیتا بلکہ عقلی سوچ کے ذریعے کانٹ اخلاقیات کے اعلیٰ اصول تلاش کر کے قائم کرتا ہے، وہ فرض کے تصور سے شروع کرتا ہے اور اگرچہ یہ ایک پرانی اصطلاح ہے۔ ذرا تصور کریں آپ کی دوست نے آپ کو بتایا ہے کہ وہ حاملہ ہے لیکن آپ سے کہتے ہے آپ اسے خفیہ رکھنے کا وعدہ کریں۔ آنے والے ہفتوں میں گپ شپ کا یہ رسیلے بنا موضوع آپ کی زبان کی نوک پر ہے لیکن آپ نے وعدہ کی وجہ سے کسی کو نہیں بتاتے۔ ایسی کچھ چیزیں ہیں جن کو ہم اپنی ضرورت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، اس سے قطع نظر کہ ہم (واقعی) کیا کرنا چاہتے ہیں۔ کانٹ کا یہی مراد ہے ڈیوٹی سے، لیکن یہ سوال اٹھاتا ہے اگر یہ خواہشات نہیں ہیں جو ہمیں صحیح کام کرنے پر مجبور کرتی ہیں (یہاں تک کہ واقعی شدید خواہشات ہوں) تو پھر کیا کریں؟۔ ہماری مثال میں گپ شپ کی شدید خواہش کے باوجود ہم اپنا وعدہ نبھاتے ہیں؟ کانٹ کا جواب نیک نیتی ہے۔

نیک نیتی (Good Will):

> “*The good will is described in the following way by Kant. It is anything that is beneficial regardless of its consequences: "A good will is excellent not because of what it causes or accomplishes – because of its suitability for achieving some desired end: it is good simply because it is willing — that is, good in itself." It's good even if you don't have any qualifications. "With the exception of a good will, it is hard to think of anything in the world, or even out of it, that can be considered as good without qualification." What exactly does Kant imply? So, think of something you like that you think may make an action good — for example, happiness, pleasure, or courage — and see if you can think of any scenarios when an action with those qualities would be beneficial.. Imagine someone who enjoys kicking a kitten, or*

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

someone who enjoys torturing, or a serial killer who has the confidence to kidnap children in broad daylight. In such instances, enjoyment, pleasure, and bravery exacerbate the behaviours. Kant believes that we can apply this line of reasoning to anything and everything except the good will."[32]

کانٹ نیک نیتی کی مندرجہ ذیل خصوصیات پیش کرتا ہے۔ یہ ایسی چیز ہے جو اثرات کے قطع نظر اچھی ہوتی ہے: نیک نیتی اچھی ہوتی ہے اس وجہ سے نہیں کہ اس کا اثر پڑتا ہے، یا کیسے تکمیل کو پہنچتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ یہ ایک مجوزہ مقصد کے لیے موزوں ہے: صرف اپنی نیت کی وجہ سے اچھا ہے۔ یعنی اپنے آپ میں اچھا ہے۔ یہ بغیر کسی قابلیت کے بھی اچھا ہے۔ دنیا میں یا اس سے بھی باہر کسی بھی چیز کا تصور کرنا ناممکن ہے، جسے بغیر کسی اہلیت کے اچھا سمجھا جا سکتا ہے، خیر خواہی کے سوا"۔ کانٹ کا اس سے کیا مراد ہے؟ چلو اپنی پسند کی کوئی بھی چیز منتخب کریں جس کے بارے میں آپ کو لگتا ہے کہ اس سے کوئی ایکشن اچھا ہو سکتا ہے، مثال کے طور پر، خوشی، مزہ، ہمت اور پھر اپنے آپ سے پوچھیں کہ کیا کوئی ایسی صورت حال ہے جس کے بارے میں آپ سوچ سکتے ہیں کہ ان خصوصیات کے حامل ایکشن ان اعمال کو مزید خراب بنا دیتی ہے؟ لگتا ہے وہاں موجود ہیں کسی ایسے شخص کا تصور کریں جو بلی کو لات مارتے ہوئے خوش ہو یا کوئی جو اذیت میں خوشی لے رہا ہے یا ایک سیریل کلر جس کی ہمت اسے دن کے اجالے میں بچوں کو اغواء کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ ایسی صورتوں میں خوشی، لذت اور ہمت اعمال کو مزید خراب کر دیتے ہیں۔ کانٹ کا خیال ہے کہ ہم سوچنے کے اس انداز کو کسی بھی چیز اور ہر چیز کے لیے دہرا سکتے ہیں سوائے ایک چیز "نیک نیتی" کے۔

4. میٹا ایتھکس کا الہامی اخلاقیات کے ساتھ تقابلی جائزہ

4.1---ورچو ایتھکس اور الہامی اخلاقیات

---

[32] Mark Dimmock and Andrew Fisher, Ethics for A Level, Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017, p32,33

ورچو ایتھکس اپنے اندر چند ایک خصوصیات رکھتا ہے۔ جس کی وجہ اسے اختیار کرنے والوں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ اس کو پیش کرنے والے بہت بڑے اذہان تھے، مگر تھے تو انسانی ذہن، اس لئے یہ نظریہ اپنے اندر ایک قدرتی کشش رکھنے کے ساتھ بہت سی کمزوریاں بھی رکھتا ہے، جن میں کچھ کا تذکرہ پچھلے باب میں کیا جا چکا ہے۔ جب ہم ورچو ایتھکس کو اسلام کے اخلاقی نظام کے ساتھ تقابل کرتے ہیں، تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان دونوں نظاموں کا آپس میں تقابل بنتا ہی نہیں ہے، کیونکہ اسلام کے اخلاقی نظام میں بدیہی اور قطعی اخلاقی اصول پائے جاتے ہیں، جس کی پیروی کر کے کوئی بھی اپنے آپ کو اخلاق کے اعلیٰ مقام پر فائز کر سکتا ہے۔ اس نظام کے بدیہی ہونے کی وجہ یہ کہ یہ پورا نظام قرآن و حدیث کی واضح تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے لیا گیا ہے۔ جس کے اندر کسی بھی قسم کے ابہام کا کوئی شائبہ ہی نہیں ہے۔ اگر کوئی وہ اعمال جاننا چاہتا ہے، جن کو اچھے اعمال کہیں، ان اعمال کی پوری فہرست قرآن و سنت میں مل سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے برے اعمال کون سے ہیں، تو ان کی بھی پوری فہرست قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ اور اچھے اور برے انسان کی صفات بھی پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہیں۔ اس کے برعکس ورچو ایتھکس اچھے اور برے اعمال کے تعین میں بھی ابہام پایا جاتا ہے اور اچھے اور برے انسان کے تعین میں بھی ابہام پایا جاتا ہے۔

جیسا کہ بیان کیا گیا کہ ورچو ایتھکس کی بڑی خامیوں میں سے ایک خامی یہ کہ اس خوبیوں کا آپس میں تصادم واقع ہوتا ہے، اس کے برعکس جب ہم وحی الٰہی کے ذریعہ سے دیئے گئے اخلاقی نظام کی طرف دیکھتے ہیں تو اس میں نہ خوبیوں کا اور نہ ہی خامیوں کا کوئی تصادم ہے۔ نیکی بھی واضح اور قطعی ہے اور بدی بھی واضح اور قطعی ہے۔ اگر کوئی نیکی پر چلنا چاہے، نیک بننا چاہے، تو اسلام اس کو مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے، اور اس میں نیکیوں کے تصادم کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور چو ایتھکس میں خوبیوں کے اندر تصادم پایا جاتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پورا نظام صرف چند خوبیوں کو بنیاد بناتا ہے، اور صحیح اور غلط، اخلاقی اور غیر اخلاقی ہونے کا معیا قرار دیتا ہے، تو یہ ظاہر سی بات ہے جب خوبیاں ہی معیار ہوں تو تصادم ہونا ایک فطری بات ہے۔ اور اسی سے انسانی عقل کا بطور مآخذ علم ہونے کے ناقص ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

ورچو ایتھکس میں اچھے اعمال اور خوش اخلاقی کا دارومدار مکمل طور ایک نیک انسان پر ہوتا ہے، اور نیک انسان وہ ہوتا ہے جو نیک اعمال کرتا ہو۔ یعنی نیک اعمال نیک انسان پر منحصر ہیں، اور نیک ہونا نیک انسان پر منحصر ہے ۔ نہ ہی نیک اعمال واضح ہیں اور نہ نیک انسان۔ اس اخلاقی تصور کو اپنانے سے معاشرے میں انارکی ہی پھیلے گی۔ فرد یا

جلد:۳، شمارہ:۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

معاشرہ کبھی بھی اخلاق کے اعلیٰ معیار پر فائز نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس اسلامی اخلاقیات میں نیک اعمال سے مراد وہ اعمال ہیں جو چند اصولوں پر مبنی ہوں، الہامی ہدایات پر مبنی ہوں، اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ پر مبنی ہوں۔ اور انسانی اعمال بے کار اور عبث نہ ہوں، بلکہ وہ کتاب پر مبنی ہوں اور وہ المعروف (نیک اعمال) ہوں، الحق (صحیح اور سچے) ہوں، البر (نیک) ہوں اور حلال ہوں۔

انسانی ذہن کے بنائے ہوئے جتنے بھی نظریات ہیں وہ کبھی بھی محدودیت سے خالی نہیں ہو سکتے۔ یا تو وہ تصور خود ہی محدود اور نامکمل ہو گا یا پھر اس کا دائرہ کار اور دارہ اثر بہت محدود ہو گا۔ یہ دونوں چیزیں ورچو ایتھکس میں پائی جاتی ہیں، کیونکہ ورچو ایتھکس ایک نامکمل تصور ہے، جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کا دائرہ کار اور دائرہ اثر بھی بہت محدود ہے۔ اپنے اصل میں نقص کی وجہ سے بہت سارے لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے، یا اس کو اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ اپنے اصل کے نقص کی وجہ سے عوام کی اکثریت کو فائدہ پہنچانے میں ناکام رہا ہے۔ جب کہ اسلام کا تصور اخلاق ایک مکمل نظام پیش کرتا ہے، جو کہ ایک اور بڑے نظام (الدین) کا ایک حصہ ہے۔ جو اپنے اندر تکمیلیت کے تمام تصور رکھتا ہے۔ الدین جتنے نظام دیتا ہے وہ اپنی تمام شکلوں میں مکمل اور کامل ہیں۔ چاہے وہ سیاسی نظام ہو، اقتصادی نظام ہو، معاشرتی نظام ہو، یا پھر اخلاقی نظام ہو۔ اسلام کے باقی نظاموں کی طرح اخلاقی نظام کے مکمل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ پورا نظام وحی الٰہی کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے۔ قرآن کی واضح تعلیمات کے ذریعے، یا حدیث نبوی کے ذریعے، جن کے بارے میں یہ پورے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ قطعی ہیں اور محفوظ ہیں۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات پوری انسانیت کے لئے یکساں افادیت کے حامل ہیں۔ نہ یہ تعلیمات صرف مسلمانوں کے لئے خاص ہیں، اور نہ ہی یہ تعلیمات کسی خاص خطے کے ساتھ خاص ہیں۔ اس لئے اگر کوئی دنیا کے کسی کونے میں رہتا ہے، وہ اسلام کے ان عالمگیر اصولوں سے استفادہ کر سکتا ہے۔

4.2---ایگوازم اور الہامی اخلاقیات

ایگوازم کا اسم اعظم خود غرضی ہے، جس کو اس کے پیش کرنے والے مختلف دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہیں، وہ دلائل پیچھے ذکر کئے جا چکے ہیں۔ صرف اپنے مفادات کے لئے کام کرنا چاہیے۔ کسی اور کے بارے میں سوچنا ہمارا کام نہیں ہے۔ اس لئے یہ نظریہ انسان کو *self -Centric* اپروچ اپنانے کا کہتا ہے۔ ان کا ماننا یہ ہے کہ جب ہر ایک انسان اپنے مفادات کا خیال رکھے گا، اپنا بھلا سوچے گا تو معاشرہ خود بخود اصلاح کے عمل سے گزرتا جائے گا اور ایک اخلاقی معاشرہ وجود میں آجائے گا۔ لیکن یہ بات عمل کی دنیا سے تعلق رکھنے والی نہیں ہے۔ اور حقائق سے

جلد: ۳، شمارہ: ۱؛ جنوری-جون ۲۰۲۲

کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔ جب کہ اسلام خود غرضی کو ایک غیر اخلاقی عمل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اور اس کو مختلف طریقوں سے قلع قمع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خود غرض انسان کبھی بھی معاشرے کے بھلے نہیں سوچ سکتا، وہ صرف اپنے مفادات کو ہی مد نظر رکھتا ہے۔ ان مفادات کے حصول کے لئے ہر حد تک جانے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ وہ چاہے پھر کسی کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر ہی کیوں نہ حاصل کیے جائیں۔ اس سے معاشرہ میں نفرت کا کلچر عام ہو گا، محبت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

ایگو ازم میں انصاف اور باہمی تعاون کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا نظریہ ہے جو خود غرضی کو فروغ دینا چاہتا ہے، وہ باہمی تعاون کی قدر کو اختیار نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے ایگو ازم معاشرے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ جیسا کہ ہمارے علم میں ہے کہ معاشرہ باہمی تعاون اور انصاف کی قدر سے بنتا ہے، اور انہی دونوں قدروں سے ہی پھلتا اور پھولتا ہے۔ اسلام ان قدروں کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں: نیکی اور تقویٰ کے معاملات میں باہمی تعاون کا رویہ اپنائیں۔ اور اسی طرح اسلام میں انصاف اور باہمی تعاون اخلاق کی بنیادوں میں شامل ہیں۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ "ایک مسلمان تب تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ ﷺ نے مدینے میں ایک اسلامی معاشرے کا قیام رکھا تھا تو وہ معاشرہ اسی اسلامی قدر پر قائم کیا گیا تھا۔ باہمی اخوت و محبت کو فروغ دیا گیا تھا۔ اور تمام مسلمانوں کے لئے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ جس سے معاشرہ امن کا گہوارہ بن گیا۔ اس معطر معاشرے کی خوشبو دور تک پھیلی اور بڑی تعداد میں کفار اسلام قبول کرنا شروع ہو گئے۔

4.3---ہیڈونزم اور الہامی اخلاقیات

ہیڈونزم اور ایگو ازم دو ملتے جلتے تصورات ہیں۔ ہیڈونزم کے مطابق ہر وہ کام اخلاقی طور پر صحیح ہے جو خوشی اور فائدے کا باعث بنتا ہے۔ ان دونوں تصورات میں فرق یہ ہے کہ ایگو ازم ذاتی فائدے پر بہت زیادہ خیال کرنے کا کہتا ہے، جب کہ ہیڈونزم میں ایسے نہیں ہے۔ مثال کے طور پر ایک صورتحال کو دونوں تصورات سے تقابل کر کے دیکھتے ہیں۔ ایک شخص ہے جو صبح کو دیر سے اٹھتا ہے اور آفس میں میٹنگ میں نہیں پہنچ پاتا، تو ہیڈونزم کے مطابق یہ عمل اخلاقی طور صحیح ہے کیونکہ وہ دیر تک سوتا رہا جس سے اس کو خوشی ملی۔ اور اس حوالے سے ایگو ازم کہتا ہے کہ یہ ایک غیر اخلاقی عمل ہے کیونکہ دیر تک سونے سے وہ میٹنگ میں نہیں پہنچ پایا، جس سے اس کو

نقصان پہنچا۔ اس لئے اس کو جلدی اٹھنا چاہیے۔ اس چھوٹے سے فرق کے علاوہ کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے ان دونوں کا الہامی اخلاقیات کے ساتھ تقابل میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔

4.4---افادیت پسندی اور اخلاقیات

افادیت پسندی ایک ایسا نظریہ ہے جو اکثریت کی خوشی اور فائدہ کو مد نظر رکھتا ہے۔ اور اسی عمل کو اخلاقی طور پر اچھا قرار دیتا ہے جو اکثریت کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر کوئی بظاہر برا کام بھی ہے، اور اکثریت کو اس میں فائدہ محسوس ہوتا ہے، تو وہ کام اچھا کہلائے گا نہ کہ برا۔ یعنی اچھائی اور برائی کی کسوٹی اکثریت کی خوشی ہے۔ الہامی اخلاق اس کی مخالفت کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہونے کے واضح امکانات ہیں۔ اس میں بھی ایگوازم کی طرح خود غرضی کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ ہر ایک صرف اپنے بھلے کا سوچتا ہے اور دوسروں کے حقوق سلب کرنے میں دیر نہیں لگاتا۔ اس کے برعکس اسلام میں اس طرح کی کوئی کسوٹی نہیں ہے۔ اسلامی اخلاقی نظام کی بنیاد چند صولوں پر ہے، وہ ایسے اصول ہیں جن میں فرد اور معاشرہ دونوں کے فائدے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ایک فرد ، معاشرہ اپنے آپ کو با اخلاق بنا سکتے ہیں۔ معاشرہ سے بھی بڑھ کر اسلام تو عالمگیر اخلاقی اصول دیتا ہے، جن عمل پیرا ہو کر پوری دنیا اخلاقی ہو سکتی ہے۔

4.5---ڈینٹولوجی اور الہامی اخلاقیات

ڈینٹولوجی ایک ایسا نظریہ ہے جو انسانی ذہن کا بنایا ہوا ہے۔ جو فرائض، ذمہ داریوں اور حقوق کی بات کرتا ہے۔ جس کے مطابق صحیح اعمال اور صحیح ارادے دونوں ضروری ہیں۔ ہر کام صحیح نیت اور اچھے مقصد کی بنیاد پر کیا جائے۔ اصل چیز نیک نیتی ہے، نیک نیتی کے بغیر ذہانت، عقل اور جذبات جیسی چیزیں خراب مقاصد کے لیے استعمال ہو سکتی ہیں۔ ان چند اچھی اچھی چیزوں سے ہمیں یہ گمان گذرتا ہے کہ یہ پورا نظام ہی اچھا ہے، جب کہ حقیقت اس سے برعکس ہے۔ اس میں سب پہلی بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ ڈینٹولوجی اور اسلامی اخلاقیات میں نیک نیتی کے تصور میں ہی بہت بڑا فرق ہے۔ اسلامی میں جو نیک نیتی کا تصور ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا پر منحصر ہے۔ ایسی کسی نیت کو نیک نیتی میں شامل نہیں کیا جا سکتا جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا شامل نہ ہو۔ جب کہ ڈینٹولوجی میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ کوئی بھی اچھا ارادہ نیک نیتی کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

5. نتیجہ بحث:

1. دنیامیں اس وقت دوطرح کے اخلاقی نظام رائج ہیں، ایک وہ نظام جو اللہ رب العزت نے اپنے انبیاء کے ذریعے ہم انسانوں تک پہنچایا، جسے ہم الہامی اخلاقی نظام کا نام دیتے ہیں اور غیر الہامی اخلاقی نظام، وہ بھی دوطرح کے ہیں ایک تو جسے مختلف غیر الہامی مذاہب نے پیش کیا اور دوسرا میٹا ایتھکس جن کو بنانے اور پیش کرنے والے انسان ہی ہیں۔
2. میٹاایتھکس جسے غیر الہامی اخلاقیات سے تعبیر کیا جاتا ہے ، بنیادی طور پر دو اقسام پر مشتمل ہیں ،ورچوایتھکس(Virtue Ethics) اور کنڈکٹ ایتھکس(Conduct Ethics)۔کنڈکٹ ایتھکس کی آگے دو اقسام ہیں ایک کو ٹیلیولاجیکل ایتھکس(Teleological Ethics) کہتے ہیں، جو ہر اس عمل کو اخلاقی طور پر صحیح قرار دیتا ہے جس کا انجام لذت ،خوشی اور فائدہ ہو ۔اس کی تین اقسام ہیں، ایگوازم(Egoism)،ہیڈونزم(Hedonism) اور یوٹیلیٹیریزم(Utilitarianism)۔اور دوسرا ڈینٹولوجیکل ایتھکس (Deontological Ethics) ہے جو انجام کی پرواہ کئے بغیر عمل کے صحیح اور غلط ہونے پر حکم صادر کرتا ہے۔
3. غیر الہامی اخلاقی نظام جتنے بھی ہیں وہ انسانی ذہن کی اختراع ہیں۔ناقص ونامکمل ہیں۔خوشی، لذت اور فائدے کو ہی اپنا مطمع نظر سمجھنے والے ہیں۔انا پرستی، خودغرضی پر فخر کرنے والے ہیں۔قوم پرستی کو دلیل فراہم کرنے والے ہیں۔صرف چند فضیلتوں کو ہی مکمل اخلاقی نظام گردانتے ہیں۔معصیت کو نیکی کے طور پر پیش کرنے والے ہیں۔صرف اپنی ذات کے فائدے کو ہی فائدہ کہنے والے ہیں۔کسی کام کے انجام میں لذت و خوشی ہو تو اسے اخلاقی عمل کہنے والے ہیں۔

کتابیات:

- *Alexander, Larry and Michael Moore, "Deontological Ethics", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Summer 2021 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = <https://plato.stanford.edu/archives/sum2021/entries/ethics-deontological/>.*

- *Barbara Mackinnon and Andrew Fiala, Ethics Theory and Contemporary Issues, Ninth Edition, Cengage learnings, year 2016,*
- *Britannica, T. Editors of Encyclopaedia. "Deontological ethics." Encyclopedia Britannica, May 21, 2020. https://www.britannica.com/topic/deontological-ethics.*
- *Chandler, Hugh S. "Hedonism." American Philosophical Quarterly 12, no. 3 (1975): 223-33. Accessed August 3, 2021. http://www.jstor.org/stable/20009578.*
- *Chappell, Tim and Roger Crisp. Arguments for utilitarianism. Utilitarianism, 1998, doi:10.4324/9780415249126-L109-1 Routledge Encyclopedia of Philosophy, Taylor and Francis, https://www.rep.routledge.com/articles/thematic/utilitarianism/v-1/sections/arguments-for-utilitarianism.*
- *Dimmock, Mark, and Andrew Fisher. "Utilitarianism." In Ethics for A-Level, 11-29. Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017. Accessed July 17, 2021. http://www.jstor.org/stable/j.ctt1wc7r6j.5 .*
- *Dr. Paul R Shockley, virtue ethics: Summary(c) 2019,www.prschokley.org*
- *Duignan, B. and West, . Henry R.. "Utilitarianism." Encyclopedia Britannica, March 2, 2021. https://www.britannica.com/topic/utilitarianism-philosophy . Accessed 02 September 2021.*

- *Fossheim, Hallvard J.” Virtue Ethics and Everyday Strategies.” Revue International De Philosphie 68, no 267(1) (2014):65-82. Accessed July 7 2021, https://www.jstor.org/stable/24776784 .*
- *Freeman, R. & Werhane, Patricia & Sonenshein, Scott. (2008). A Note on Deontology. Cited on Sunday, February 12, 2023 url: https://www.researchgate.net/publication/228180175_A_Note_on_Deontology*
- *Gardner, P “A virtue ethics approach to moral dilemmas in medicine” Journal of Medical Ethics, see at: https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC1733793/*
- *Gates, Darin Crawford. "Self-Interest, Ethical Egoism, and the Restored Gospel." BYU Studies Quarterly 52, no. 2 (2013): 151-76. Accessed August 6, 2021. http://www.jstor.org/stable/43039915.*
- *Gordon Graham, Theories of Ethics: An Introduction to Moral Philosophy with Selection of Classic Readings, Published Taylor & Francis e-library,2011*
- *Guy Axtell and Philip Olson, Recent work in applied virtue ethics, American Philosophical Quarterly, volume 49, Number3, July 2012.*
- *Hursthouse, Rosalind and Pettigrove, Glen, Virtue Ethics, the {Stanford} Encyclopedia of Philosophy, see at: https://plato.stanford.edu/entries/ethics-virtue/ cited on Sunday, February 12, 2023.*

- *Lisa Sowle Cahill, Teleology Utilitarianism and Christian Ethics, Boston College p 603*
- *Mark Dimmock and Andrew Fisher, Ethics for A Level, Cambridge, UK: Open Book Publishers, 2017*
- *Moore, Andrew, "Hedonism", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Winter 2019 Edition), Edward N. Zalta (ed.), URL = https://plato.stanford.edu/archives/win2019/entries/hedonism/. Cited on Sunday, February 12, 2023*
- *Peter Baron, Utilitarianism and Situation Ethics, As Religious Studies: teleological Ethics, Published: Induct learning Ltd trading as pushmepress.com, 2012*
- *Regis, Edward. "What Is Ethical Egoism?" Ethics 91, no. 1 (1980): 50-62. Accessed August 4, 2021. http://www.jstor.org/stable/2380370.*
- *Savery, William. "A Defense of Hedonism." International Journal of Ethics 45, no. 1 (1934): Accessed August 3, 2021. http://www.jstor.org/stable/2378218 .*
- *Shaver, Robert, "Egoism", The Stanford Encyclopedia of Philosophy (Spring 2019 Edition), Edward N. Zalta (ed.)*